امام حسین علیہ السلام

سوال اور جواب کے آئینے میں

تحقیق: گروہ محققین

نظارت: علی حسین عارف

پیش کش: شعبہ تحقیق جامعہ الکوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: امام حسینؑ سوال وجواب کے آئینے میں

تحقیق: گروہ محققین

نظارت: علی حسین عارف

تاریخ طبع: مارچ، ۲۰۱۹ء

تعداد: ۲۰۰۰

ناشر: شعبہ تحقیق جامعہ الکوثر، اسلام آباد

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلیٰ آلہ آل اللہ المیامین ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائھم اجمعین ، اما بعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : إنَّ الحُسَینَ مِصباحُ الھُدی وسَفینَۃُ النَّجاۃِ۔ (بحارالانوار)۔

بے شک حسین چراغِ ہدایت اور کشتی نجات ہیں۔ بنی نوع انسان اپنی خلقت سے لیکر ابھی تک محتاجِ ہدایت رہی ہے اور قیامت تک محتاج رہے گی، اسی بنیادی احتیاج کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں ہدایت کی راہ دکھانے اور گمراہی سے بچانے کے لیے حجت باطنی کے ساتھ ساتھ حجت ظاہری کا بھی اہتمام کیا۔ حجت عقلی سے مراد رسول باطنی ہے جس کو عقل، شعور اور وجدان کہا جاتا ہے، اور حجت ظاہری سے مراد وہ ہستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حجت باطنی کی تائید کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ اور انہوں نے کلمہ توحید کے پرچار،

کلمہ حق کی سربلندی، کفرونفاق کے خاتمہ، عدل وانصاف کی بالادستی، اور معاشرتی استحکام کے لیے ہر قسم کی سختیوں کا مقابلہ کیا اور ایک لمحہ کے لیے بھی کفروشرک کو برداشت نہیں کیا۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہنچ کر ختم ہوا۔ یہ عظیم تربیتی، اخلاقی، دینی، تعلیمی اور الٰہی کاروان اپنے تمام مصائب، ترسختیوں، مشکلات، اور مسائل کے باوجود ہادیانِ برحق کی سرپرستی میں کمالِ انسانی اور مقصدِ تخلیقِ بشر کی طرف بڑھتا رہا، اور حجۃ الوداع کے بعد جب سرورِ دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم کے موقع پر پہنچے تو حکمِ خداوندی ہوا کہ آج دین کی تکمیل، سلسلہ نبوت کے خاتمہ اور سلسلہ امامت کے آغاز کا اعلان کریں۔ یوں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکمِ خداوندی اپنے جانشین برحق علی ابن ابی طالب ع کی امامت کا باقاعدہ اعلان کیا، یوں کفار و منافقین کی تمام تر سازشین ناکام ہو گئیں اور دینِ حق کی حفاظت کی ذمہ داریاں امامت کے سپرد ہو گئیں۔ اور ائمہ اطہارؑ نے اس دین مقدس کی خاطر ناقابل بیان اور ناقابل تحمل مشکلات برداشت کیئں اور لازوال و بے مثال قربانیاں دئیں جن کی وجہ سے آج بھی گلدستہ آذان سے اللہ کی وحدانیت اور محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کا اعلان باقاعدہ احترام سے کیا جاتا ہے، اور اگر یہ ہستیاں نہ ہوتیں تو شاید دین حق اس شکل میں ہم تک نہ پہنچتا۔ انہی عظیم ہستیوں میں سے ایک سالارِ شہداء اور جنت کے جوانوں کے سردار حسین ابن علی علیہما السلام کی ذات ہے، کہ جنہوں نے امت کی اصلاح، نیکیوں کی ترویج اور برائیوں کے سد باب کے لئے وہ عظیم قربانی دی، جو رہتی دنیا تمام حریت پسندوں کے لیے مشعل راہ بنی۔ حسینؑ کسی خاص قوم، نسل، طبقہ، اور علاقہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، بلکہ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمین کے لیے رحمت ہیں اسی طرح حسینؑ تمام بشر کے لیے ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی ہیں۔

زیرِ مطالعہ کتاب ''امام حسینؑ سوال اور جواب کے آئینے میں ''کو اسبوع ثقافی بعنوان ''نسیمِ کربلا'' سنہ ۲۰۱۹ء کی مناسبت سے مرتب کیا ہے۔

میں شکریہ ادا کرتا ہوں استاد معظم آقای شیخ اسحاق نجفی، شیخ انور علی نجفی، محمد حسن، منظوم علی اور محمد حسنین کا جنہوں نے اس کتابچہ کی تالیف میں خلوص دل سے تعاون فرمایا۔

خیر اندیش: علی حسین عارف

جامعہ الکوثر، اسلام آباد

حضرت امام حسین علیہ السلام

س ا: امام حسین علیہ السلام کی ولادت کب ہوئی؟

ج: امام حسین علیہ السلام کی ولادت ۳ شعبان المعظم ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

س ۲: امام علیہ السلام کی کنیت کیا تھی؟

ج: امام علیہ السلام کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔

س ۳: امام علیہ السلام کے القابات تحریر کریں؟

ج: امام علیہ السلام کے مشہور القابات: سید الشباب الجنۃ، سبط النبی، سید الشہداء وغیرہ۔

س ۴: امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت عمر مبارک کیا تھی؟

ج: امام حسین علیہ السلام کی عمر مبارک ۵۷ سال تھی۔

س ۵: امام حسین علیہ السلام کی شہادت کب ہوئی ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام کی شہادت ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو کربلا معلیٰ میں ہوئی۔

س۶: امام حسین علیہ السلام کی اولاد کتنی تھی؟

ج: امام عالی مقام علیہ السلام کی اولاد ۶ ہیں۔ تین فرزند اور تین صاحب زادیاں ہیں۔

س۷: کربلا کے معرکہ میں امام علیہ السلام کے کتنے فرزند شہید ہوئے؟

ج: کربلا میں آپ علیہ السلام کے دو فرزند جناب علی اکبر علیہ السلام اور جناب علی اصغر علیہ السلام شہید ہوئے۔

س۸: امام علیہ السلام کی بیٹیوں کے نام کیا ہیں؟

ج: امام علیہ السلام کے بیٹیوں کے نام فاطمہ کبریٰ، فاطمہ صغریٰ اور فاطمہ سکینہ ہیں۔

س۹: عقیلہ بنی ہاشم امام حسین علیہ السلام کی کس بہن کا لقب ہے؟

ج: عقیلہ بنی ہاشم امام حسین علیہ السلام کی بڑی بہن حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا لقب ہے۔

س ۱۰: امام حسین علیہ السلام کا خاندانی پس منظر تحریر کریں۔

ج: آپ علیہ السلام کے نانا سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، آپ کی نانی ملیکۃ العرب جناب خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا، آپ کے بابا امام المتقین علی ابن ابی طالب علیہ السلام، آپ کی مادر گرامی سیدہ نساء العالمین جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام، اور آپ کے بھائی امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام تھے۔

س ۱۱: امام حسین علیہ السلام کب کربلاء پہنچے؟

ج: امام حسین علیہ السلام ۲ محرم الحرام کو کربلاء المعلیٰ پہنچے۔

س ۱۲: امام حسین علیہ السلام کب مدینے سے نکلے؟

ج: امام حسین علیہ السلام مدینے سے ۲۸ رجب المرجب کو نکلے تھے۔

س ۱۳: امام حسین علیہ السلام نے کتنے سال اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ساتھ گزارے؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے ۶ سال اپنے نانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ساتھ گزارے۔

س۱۴: امام حسین علیہ السلام نے کتنے سال اپنے والد ماجد کے ساتھ گزارے؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے اپنے والد کے ساتھ ۳۶سال گزارے۔

س۱۵: امام حسین علیہ السلام نے کتنے سال اپنے بھائی امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام کے ساتھ گزارے؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے اپنے بھائی امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام کے ساتھ ۴۶سال گزارے۔

س۱۶: امام حسین علیہ السلام نے کوفہ کی جانب اپنا سفیر کس کو بنا کر بھیجا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے کوفہ کیلئے اپنا سفیر جناب حضرت مسلم ابن عقیل کو بھیجا۔

س۱۷: امام حسین علیہ السلام نے کس حاکم کے خلاف قیام کیا تھا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے یزید لعنۃ اللہ علیہ ابن معاویہ کے خلاف قیام کیا تھا۔

س۱۸: امام حسین علیہ السلام کے عیال اور اصحاب پر کتنے دن پانی
بند تھا؟

ج: امام حسین علیہ السلام کے عیال اور اصحاب پر تین دن
مسلسل پانی بند تھا۔

س۱۹: امام حسین علیہ السلام نے کربلاء میں علم کس کو دیا تھا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے کربلاء میں اپنا علم حضرت
ابوالفضل العباس کو دیا تھا۔

س۲۰: امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کہاں ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کربلاء معلیٰ میں ہے۔

س۲۱: امام حسین علیہ السلام کو امامت کس عمر میں ملی؟

ج: امام حسین علیہ السلام کو ظاہری امامت ۴۶سال کی عمر میں
ملی۔

س۲۲: سنہ 61ھ میں مدینے کا گورنر کون تھا؟

ج: ولید بن عقبہ

س۲۳: یزید مسلمانوں کا نام نہاد خلیفہ کب بنا؟

ج: 60ھ کے ماہ رجب کے تقریباً نصف میں معاویہ کی موت کے بعد یزید بن معاویہ تخت خلافت پر بیٹھا۔

س۲۴: امام حسینؑ کے علاوہ اپنے خط میں یزید بن معاویہ نے اپنے گورنر کو کن دو شخصیات سے سختی سے نمٹنے کا حکم دیا تھا؟

ج: عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر۔

س۲۵: جب ولید کا نمائندہ پیغام لے کر امام حسینؑ کے پاس آیا تو آپؑ اس وقت کہاں اور کن کے ساتھ محوِ گفتگو تھے؟

ج: اس وقت امام حسینؑ عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مسجد نبوی میں گفتگو میں مصروف تھے۔

س۲۶: امام حسینؑ نے اے نیلی آنکھ والی عورت کے بیٹے تو مجھے مارے گا یا وہ؟ کس سے مخاطب کر کے فرمایا؟

ج: امام حسینؑ نے دوبار میں مروان بن حکم کو مخاطب کر کے یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا۔

س۲۷: امام حسینؑ نے **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ** کس شخص کے جواب میں کہا تھا؟ اور کیوں؟

ج: امامؑ نے یہ جملہ مران بن حکم کے جواب میں فرمایا تھا جب
اس نے امام حسینؑ کو یزید کی بیعت کی تجویز دی تھی۔

س۲۸: امام حسینؑ کی تحریک کا سب سے اہم مقصد کیا تھا؟

ج: امر بالمروف اور نہی عن المنکر۔

س۲۹: امام حسینؑ نے مدینے سے مکہ تک کا سفر کتنے دنوں میں
طے کیا؟

ج: امامؑ نے یہ سفر پانچ دنوں میں طے فرمایا تھا۔

س۳۰: امام حسینؑ کا قافلہ مکہ کب پہنچا؟

ج: امام حسینؑ کا قافلہ مکہ معظمہ شب جمعہ، تین شعبان 60ھ
کو پہنچا۔

س۳۱: امام حسینؑ جب حضرت مسلم ابن عقیلؑ کو کوفہ کی طرف
راونہ فرمارہے تھے تو آپؑ نے ان سے کیا فرمایا؟

ج: امامؑ نے حضرت مسلم بن عقیلؑ سے فرمایا: میں تمہیں اہل
کوفہ کی طرف بھیج رہا ہوں۔ خدا تمہیں اس امر میں
کامیاب کرے جس میں اس کی رضا اور خوشبودی ہو۔ اب

کوچ کرو، خدا تمہارا حامی و ناصر ہو۔ مجھے امید ہے کہ میں اور تم درجہ شہداء پر فائز ہوں گے۔

س ۳۲: حضرت مسلم ابن عقیلؑ مکہ سے کوفہ کی طرف کب روانہ ہوئے؟

ج: حضرت مسلم بن عقیل مکہ سے کوفہ کی طرف رمضان کی ۱۵ تاریخ ۶۰ھ کو روانہ ہوئے۔

س ۳۳: کیوں امام حسینؑ کو کوفہ کی طرف سفر کرنے سے منع کیا تھا؟

ج: کیونکہ اہل کوفہ بے وفا اور عہد شکن تھے۔

س ۳۴: حضرت محمد بن حنفیہ کربلا میں امام کی مدد کو کیوں نہیں پہنچے؟

ج: علامہ حلیؒ اپنی کتاب سفینة البحار میں فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن حنفیہ بیمار ہونے کے باعث امام حسینؑ کے ہمراہ کربلا نہ جا سکے۔

س۳۵: جب مشہور شاعر فرزدق نے امام حسینؑ سے حج چھوڑ کر عراق کی طرف عجلت میں روانگی کا سبب جاننا چاہا تو امامؑ نے کیا جواب دیا؟

ج: آپؑ نے فرزدق کے جواب میں فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرتا تو گرفتار کر لیا جاتا۔

س۳۶: جب امام حسینؑ نے فرزدق سے عراق کے حالات کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کیا جواب دیا؟

ج: فرزدق نے امامؑ سے کہا کہ آپؑ نے ایک باخبر شخص سے سوال کیا ہے۔ لوگوں کے دل آپؑ کے ساتھ ہیں مگر تلواریں آپؑ کے خلاف۔ بہر حال تقدیر اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس طرح چاہتا ہے انجام دیتا ہے۔

س۳۷: کوفہ کے ایک باشندے نے عراق کے سفر کے دوران جب امامؑ سے سوال کیا کہ اے نواسہ رسولؐ! کیا وجہ ہے کہ آپؑ اس بے آب و گیاہ بیابان میں تشریف لائے؟ تو مولاؑ نے کیا جواب دیا؟

ج:امام حسینؑ نے فرمایا: ایک طرف مجھے اس قوم (بنی امیہ) سے خطرہ ہے اور (دوسری طرف) یہ اہل کوفہ کے خطوط ہیں (جو انہوں نے مجھے لکھا ہے۔

س۳۸: جب امام حسینؑ کا قافلہ قصر بنی مقاتل پر پہنچا تو حضرت علی اکبرؑ کے سوال کہ ہم حق پر نہیں ہیں ؟ تو امامؑ نے کیا جواب دیا؟

ج: امامؑ نے جواب میں فرمایا: کہ کیوں نہیں بیٹا ہم حق پر ہیں، تو حضرت علی اکبرؑ نے فرمایا کہ جب ہم حق پر ہیں تو ہمیں موت کی کوئی پرواہ نہیں۔

س۳۹: امام حسینؑ نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام فرمایا؟

ج: امام حسینؑ ۳شعبان سے لیکر ۸ ذی الحجہ تک ۴ مہینے اور ۵ دن مکے میں رہے۔

س۴۰: عاشورہ کے روز جب مولاؑ خطبہ دینے لگے تو یزیدی فوج نے شور مچایا تو آپؑ نے کیا فرمایا؟

ج: امام حسینؑ نے یزیدی فوج کو مخاطب کر کے فرمایا وائے ہو تم پر اے لوگو! ذلت اور حسرت تمہارا مقدر ہو تمہیں کک

نے ہمیں بلایا اور ابھی ہمارے ہی خلاف تلوریں اٹھا رکھی ہیں۔

س ۴۱: عاشور کے روز امام کی بد دعا کیا تھی؟

ج: مولا حسینؑ نے بد دعا دیتے ہوئے فرمایا: بار الٰہا! ہم تیرے نبی کے اہل بیتؑ اور ان کے قرابت دار ہیں۔ معبود ان سب کو ذلیل و خوار کر دے جنہوں نے ہم پر ظلم کیا اور اور ہمارا حق غصب کیا ہے، یقیناً تو سننے والا اور سب سے قریب ہے۔

س ۴۲: عمر ابن سعد کے ساتھ گفتگو میں امامؑ نے کیا فرمایا؟

ج: امامؑ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم سمجھتے ہو کہ جب تم مجھے قتل کر لو گے تو پھر وہ بے حیا (یزید) رے اور گرگان کی حکومت تمہارے حوالے کرے گا۔ نہیں خدا کی قسم وہ حکومت تمہیں رکبھی نصیب نہ ہو گی۔

س ۴۳: وہ کونسے صحابی تھے کہ جنہوں نے روزِ عاشور امامؑ کو نماز ظہر کی یاد دلائی تو مولا نے ان کو دعا دی؟

ج: ابو ثمامہ صائدیؓ نے۔

س۴۴: زہیر بن قینؓ سے جب مولاؑ نے آخری ملاقات کی اس وقت امامؑ نے ان سے کیا فرمایا؟

ج: امامؑ نے فرمایا: تمہارے بعد میں بھی اپنے جد، بابا اور مادر گرامی سے ملاقات کیلئے آرہا ہوں۔

فضائل ومناقب

س۴۵: حسنین شریفین علیہما السلام سے محبت کرنا کیوں ضروری ہے؟

ج: سلمان فارسی نے حسنین علیہما السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "من احبهما احببته ومن احببته احبه الله ومن احبه الله ادخله جنات النعيم و من ابغضهما او بغى عليهما ابغضته ومن ابغضته ابغضه الله ومن ابغضه الله ادخله نار جهنم وله عذاب مقيم "

جو میرے بیٹوں حسن وحسین سے محبت کرے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور میں جسے دوست رکھوں خدا اسے دوست رکھے گا اور خدا جسے دوست رکھے اسے نعمتوں سے سرشار بہشت میں داخل کرے گا لیکن جو ان دونوں سے دشمنی رکھے گا اور ان پر ستم کرے گا میں اس سے دشمنی کرونگا اور جس کا میں دشمن ہوں خدا اس کا دشمن ہے اور جس کا خدا دشمن ہے خدا اسے جہنم میں ڈال دے گا اور اس کے لیے ہمیشہ کے لیے عذاب ہے۔

س۴۶: وہ کونسی ہستی تھی کہ جن کی وجہ سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کو طول دیا؟

ج: ایک دن رسول اللہ نے معمول کے بر خلاف سجدہ کو طول دیا نماز تمام ہونے کے بعد نمازیوں نے آپ سے سوال کیا کہ آج آپ نے سجدہ کو خاصہ طول دیا کیا آپ پر وحی نازل ہوئی تھی اور کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے میرا بیٹا حسین میرے کندھے پر بیٹھا ہوا تھا میں نے سجدہ کو طول دیا تاکہ وہ خود اتر آئے اور میں نے خود اسے کندھے پر سے اتارنا نہیں چاہا۔

س۴۷: حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے حضرت عمر بن خطابؓ نے کونسی روایت نقل کی ہے؟

ج: عمر ابن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ رسول اللہ کے شانوں پر حسن وحسین بیٹھے ہوئے ہیں میں نے ان کی طرف دیکھا اور کہا کتنی اچھی سواری ہے۔ پیغمبر نے فرمایا کتنے اچھے سوار ہیں۔

س۴۸: جنت کے سردار کون ہیں؟

ج: امام علی علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا : الحسن و الحسین سیداشباب اهل الجنۃ۔

یعنی حسن وحسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

س۴۹: حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام سے محبت درحقیقت کس سے محبت کی علامت اور نشانی ہے؟

ج: ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنۃ من احبهما فقد احبنی و من ابغضهما فقد ابغضنی۔
حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں جوان سے محبت کرے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جو ان سے بغض رکھے گا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

س۵۰: من اراد ان ینظر الی سید شباب اهل الجنۃ فلینظر الی حسین ابن علی کا ترجمہ کیا ہے؟

ج: جو جنت کے سردار کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھے ۔

س۵۱: بابُ الجنۃ کس شخصیت کو کہا جاتا ہے؟

ج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے لوگو ! میرے ذریعے تمہیں دینِ حق سے آگاہی حاصل ہوئی اور علی کے ذریعے تمہیں صحیح راہ ملی اور تمہاری ہدایت ہوئی۔ حسن کے وسیلہ سے تمہیں نیکیاں عطا ہوئیں لیکن تمہاری سعادت و شقاوت حسین کے ساتھ تمہارے رویے پر منحصر ہے آگاہ ہو جاؤ کہ حسین جنت کا ایک دروازہ ہے جو

بھی اس سے دشمنی کرے گا خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کردے گا۔

س ۵۲: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون تھا؟

ج: سُئِلَ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم ای اھل بیتک احبّ الیک قال الحسن والحسین وکان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنیّ فیشمھما ویضمھما (مناقب ترمذی مناقب الحسن والحسین)۔
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین۔

س ۵۳: نامِ مبارک حسنین شریفین علیہ السلام کے بارے میں حدیث مبارک کیا کہتی ہے؟

ج: حدیث مبارکہ میں ہے کہ حسن اور حسین جنتی ناموں میں سے دو نام ہیں۔(صواعق محرقہ)۔

س ۵۴: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس ہستی سے محبت کو اللہ سے محبت قرار دیا؟

ج: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جس نے حسین
سے محبت کی اس نے اللہ تعالی سے محبت کی۔(مشکوۃ شریف)۔

س ۵۵: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کن ہستیوں سے اپنی محبت کا اظہار کیا؟

ج: انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے اللہ! میں ان دونوں (حسن اور حسین) کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ اور جو ان سے محبت کرتا ہے ان کو بھی محبوب رکھ۔(مشکوۃ شریف)

س۵۶: تفسیر طبری کے مطابق آیہ تطھیر کے مصادیق کون کون ہیں؟

ج: تفسیر طبری میں ابو سعید خدری سے اس طرح روایت کی گئی ہے :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي خَمْسَةٍ: فِيَّ وَ فِي عَلِيٍّ وَ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ وَ فَاطِمَةَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت پانچ ہستی کی شان میں نازل ہوئی: میں، علی، حسن، حسین اور فاطمہ۔

س۵۷: ریحانۂ رسول کے کیا معنی ہیں اور کون ہیں؟

ج: اہل سنت کے بعض مشہور و معروف محدثین نے حضرت علیؑ، ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ، سعید بن راشدؓ اور ابو بکرؓ وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ سرورکائنات نے فرمایا : ''انّ الحسن والحسین هما

رَیْحَانَتَای مِنَ الدُّنیا''؛ حسنؑ و حسینؑ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

س۵۸: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کی ولادت پر کیوں گریہ فرمایا؟

ج: اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا اسماء میرے بیٹے کو میرے پاس لاؤ میں نے بچے کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ کی گود میں دیا آپ نے بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور ایسے عالم میں جب آپ امام حسین علیہ السلام کو گود میں لیے ہوئے تھے گریہ بھی فرما رہے تھے۔

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کے گریے کا کیا سبب ہے؟

آپ نے فرمایا: اس بچے کے لئے گریہ کر رہا ہوں۔

میں نے کہا: یہ بچہ تو ابھی پیدا ہوا ہے پس گریہ کیسا؟

آپ نے فرمایا: ہاں اسماء ایک سرکش گروہ اس کو قتل کرے گا خدا نہیں میری شفاعت سے محروم کرے گا، اس کے بعد آپ نے فرمایا یہ بات فاطمہ سے مت بتانا ابھی اس کے بچے کی ولادت ہوئی ہے۔

س۵۹: جناب ام الفضل نے امام حسین علیہ السلام کی ولادت پر کیا خواب دیکھا تھا؟

ج: ایک دن ام الفضلؑ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا عباس کی زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہونچیں اور کہا یارسول اللہ ! میں نے گذشتہ شب بڑا برا خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے بدن مبارک کا ایک ٹکڑا جدا ہو کر میرے دامن میں گر گیا ہے۔

س۶۰: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر فرمائی؟

ج: آپ نے فرمایا خیر ہے فاطمہ کے ہاں ایک بچہ ہوگا جس کی پرورش آپ کریں گی میں رسول اللہ کی خدمت میں پہونچی اور بچے کو آپ کی گود میں دیدیا جب دوبارہ میں آپ کی طرف متوجہ ہوئی تو دیکھتی ہوں کہ آپ کی آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔

س۶۱: صفین جاتے ہوئے حضرت امیر المومنین کا گزر کربلا سے ہوا آپ علیہ السلام نے کیا امام حسین علیہ السلام کے بارے میں کیا فرمایا؟

ج: صفین جاتے ہوئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا گزر کربلا سے ہوا آپ وہاں کچھ دیر کے لئے رکے اور اس قدر گریہ کیا کہ زمین آپ کے آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ آپؑ نے فرمایا ایک دن ہم رسول اللہ

کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا آپ گریہ فرمارہے ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کیوں گریہ فرمارہے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابھی ابھی جبرائیل آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میرا بیٹا حسین دریائے فرات کے کنارے کربلاء نامی زمین پر مارا جائے گا اور جبرئیل مجھے سنگھانے کے لیے کربلا کی ایک مٹھی خاک لیکر آئے تھے جسے دیکھ کر میں گریے پر ضبط نہ کر سکا۔

اس کے بعد امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہیں ان کا پڑاو ہو گا یہاں ان کا خون بہایا جائے گا اور آل محمد کے بعض لوگ اس صحرا میں قتل کیے جائیں گے جن کے حال پر زمیں و آسماں گریہ کریں گے۔

س ۶۲: روایات کی روشنی میں بتائیں کہ امام حسین علیہ السلام سب سے زیادہ کس مشابہ تھے؟

ج: متعدد روایات میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ شباہت رکھتے تھے۔انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس تھا حسین ابن علی کے سر کو ایک طشت میں دربار میں لایا گیا ابن زیاد نے چھڑی سے آپ کی ناک اور صورت کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں نے اس سے اچھا چہرہ نہیں دیکھا ہے میں نے کہا اے ابن زیاد کیا تو نہیں

جانتا کہ حسین ابن علی رسول اللہ سے سب سے زیادہ شباہت رکھتے تھے۔

س ۶۳: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امام حسین علیہ السلام سے محبت کس قدر تھی، کوئی واقعہ بیان کریں۔

ج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض اصحاب کے ساتھ کسی کے گھر دعوت پر تشریف لے جارہے تھے راستے میں امام حسین علیہ السلام کو دیکھا آپ کھیل میں مشغول تھے رسول اللہ آگے بڑھے اور حسین کو گود میں لینا چاہا لیکن امام حسین علیہ السلام آپ کے ہاتھ نہیں آرہے تھے رسول اللہ بھی ہنستے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے آرہے تھے یہاں تک کہ آپ کو آغوش میں لے لیا اس کے بعد گردن پر ایک ہاتھ اور ٹھوڑی کے نیچے ایک ہاتھ رکھ کر آپ کے لبوں پر بوسہ دیا اس کے بعد فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں خدا اسے دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھتا ہے ۔

س ۶۴: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَوَائِدِ نُورٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ زُوَّارِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ علیه السَّلام کا ترجمہ کیا ہے؟

ج: جو یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے دن وہ نور کے دستر خوان پر ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ مولا امام حسین ابن علی علیہ الصلاۃ والسلام کے زواروں میں ہو جائے۔(وسائل الشیعة: 14 / 424)

س۶۵: امام رضا علیہ السلام نے کس ہستی پر گریہ کرنے کا حکم دیا؟

ج: امام (ع) نے فرمایا: اے پسرِ شبیب! اگر کسی چیز کے لیے گریہ کرنا چاہو تو حسین بن علی (ع) کے لیے گریہ کرو۔

س۶۶: امام صادق علیہ السلام امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

ج: راوی امام صادق (ع) سے نقل کرتا ہے کہ میں نے امام (ع) کو یہ فرماتے سنا کہ بندے کے لیے کسی بھی مصیبت میں گریہ وزاری مکروہ ہے سوائے حسین ابن علی (ع) پر گریہ وزاری کے اور یقینا اسے اس کا اجر ملے گا۔

س۶۶: امام حسین علیہ السلام کے زائر کی فضیلت امام صادق علیہ السلام کی روایت کی روشنی میں بیان کریں۔

ج: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَیْنِ لِلّٰہِ وَفی اللّٰہِ، اعْتَقَہْ اللّٰہِ مِنَ النّارِ، وَآمَنَہُ یَوْمَ الْفَزَعِ الاکبرِ، وَلَمْ یَسئَلِ اللّٰہَ حَاجَۃً مِن حَوَائِجِ الدُّنیاَ وَالآخِرَۃِ اِلاّ اعطاَہ۔ (کامل الزیاررات)

جو شخص اللہ کی خوشنودی کی خاطر اور فی سبیل اللہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، تو خداوند عالم اس کو آتش جنمل سے نجات

عطا کرے گااور قیامت کے دن اس کوامان دے گااور خداوند عالم سے
دنیاو آخرت کی کوئی حاجت طلب نہیں م کرے گا- مگر یہ کہ
خداوند عالم اس کی حاجت پوری کردے۔

س۶۷: امام حسین علیہ السلام کی عظیم شہادت کے بارے میں رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟
ج: ابن سعد اور طبرانی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے
ہیں انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا
میرے بعد ارضِ طِف میں قتل کیا جائے گا۔ اور جبرائیل میرے پاس
وہاں کی مٹی بھی لائے اور مجھ سے کہا کہ یہ حسین کی خوابگاہ
(مقتل) کی مٹی ہے۔ (صواعق محرقہ)۔
س۶۸: کونسی محافل صادق آلِ محمد علیہ السلام کو محبوب تھیں؟
ج: امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
کیا تم مل بیٹھ کر گفتگو کرتے ہو؟ عرض کیا: ہاں، میں
آپ پر قربان ہوں۔ فرمایا: بے شک میں ان مجالس کو
دوست رکھتا ہوں، پس اے فضیل! ہمارے امر کو زندہ
رکھو، خدا کی رحمت ہو اس پر جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔
س۶۹: غمِ حسین علیہ السلام میں آنسو بہانے والوں کی کیا عظمت ہے؟

ج:اے فضیل ! جو شخص ہمارا ذکر کرے یا اس کے پاس ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر آنسو نکل آئے تو خداوند متعال اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

امام حسین علیہ السلام
غیر مسلم شخصیات کی نگاہ میں

س ۷۰: مشہور انگریزی ناولسٹ چارلس ڈکنز امام حسین علیہ السلام کی شخصیت میں کیا کہتے ہیں؟

ج: مشہور انگریزی ناولسٹ چارلس ڈکنز نے کہتے ہیں: اگر امام حسین علیہ السلام کی جنگ مال و متاع اور اقتدار کے لیے تھی تو پھر میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ خواتین اور بچے ان کے ساتھ کیوں گئے تھے، بلاشبہ وہ ایک مقصد کے لیے ہی کھڑے تھے اور ان کی قربانی خالصتاً اسلام کے لیے تھی۔

س ۷۱: تھامس کارلائل کے مطابق معرکہ کربلا کا سب سے اہم ترین درس کیا ہے؟

ج: تھامس کارلائل نے کہا کہ واقعہ کربلا نے حق و باطل کے معاملے میں عددی برتری کی اہمیت کو ختم کر دیا ہے۔ معرکہ کربلا کا اہم ترین درس یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے رفقاء خدا کے سچے پیروکار تھے، قلیل ہونے کے باوجود حسینؑ کی فتح مجھے متاثر کرتی ہے۔

س ۷۲: جاپانی مصنف کے مطابق انقلاب حسین علیہ السلام کے ثمرات کیا ہیں؟

ج: جاپانی مصنف کوئیانہ نے اپنی ایک تحریر میں لکھتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کا انقلاب پسے ہوئے طبقے کے لیے جد وجہد کا راستہ روشن کرتا ہے، سوچ کو توانائی دیتا ہے، گمراہی سے نکالتا ہے اور حصول انصاف کے سیدھے راستے پر ڈال دیتا ہے۔

س ۷۳: سر ولیم میور انقلابِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احیاء میں واقعہ کربلا کے کردار اور اہمیت میں کیا رائے ہے؟

ج: برطانیہ کے اسکاٹش ادبی اسکالر سر ولیم میور کہتے ہیں، سانحہ کربلا نے انقلاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خلافت کے خاتمے کے بعد بھی اسلام کو انسانی ذہنوں میں زندہ رکھا ہے، واقعہ کربلا نے نہ صرف استبدادی خلافت کی تقدیر کا فیصلہ کر دیا بلکہ محمدی ریاست کا اصول و معیار بھی متعین کر دیا جو ابتدائی خلافتوں کے بعد کہیں کھو گیا تھا۔

س ۷۴: تصورِ حسین علیہ السلام کی اہمیت کے بارے میں مصنف گیورجی لیو کیکس کیا کہتے ہیں؟

ج: ہنگری کے مصنف گیورجی لیوکیکس کہتے ہیں، حسینؑ کا تصور
مرکزی طور پر انسان کی فکری و شخصی آزادی اور اپنی قوم کی
خوشحالی کے لیے استبدادی حاکم کے سامنے کھڑے ہونے کی
جرات پیدا کرتا ہے اور حسینؑ نے اپنی پوری قوت اور عزم کے
ساتھ اس استبداد کا مقابلہ کیا۔

س۷۵: وہ کونسے لوگ ہیں جن کی صحیح اور مناسب رہنمائی کی جائے تو وہ
دنیا میں انقلاب برپا کر سکتے ہیں؟

ج: انگلش رائٹر تھامس لیل نے اپنی کتاب Insights Iraq
میں لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے عقید تمند ایسے
دیوانے ہیں کہ اگر انہیں صحیح رخ میں گائیڈ کیا جائے تو یہ دنیا ہلا
کے رکھ سکتے ہیں۔

س۷٦: رابندر ناتھ ٹیگور کے مطابق انسانیت کے لیڈر کون ہیں؟

ج: بنگالی مصنف رابندر ناتھ ٹیگور نے کہا، سچ اور انصاف کو زندہ
رکھنے کے لیے فوجوں اور ہتھیاروں کی ضرورت نہیں،
قربانیاں دے کر بھی فتح حاصل کی جا سکتی ہے جیسے امام حسینؑ
نے کربلا میں قربانی دی، بلاشبہ امام حسینؑ انسانیت کے لیڈر
ہیں۔

س۷۷: نیلسن منڈیلا   کے مطابق انہیں کس تحریک اور شخصیت نے کامیابی سے ہمکنار کیا؟

ج: نیلسن منڈیلا   نے کہا، میں نے بیس سال جیل میں گزارے ہیں، ایک رات میں نے فیصلہ کیا کہ تمام شرائط پر دستخط کر کے رہائی پا لینی چاہیے لیکن پھر مجھے امام حسینؑ اور واقعہ کربلا یاد آ گیا اور مجھے اپنے موقف پر ڈٹے رہنے کے لیے پھر سے تقویت مل گئی۔

اصحاب حسین ابن علی علیہ السلام

س۷۸: امام حسین علیہ السلام کے اصحاب وانصار کے بارے میں حضرت علیؑ
نے کیا فرمایا؟

ج: حضرت علیؑ ایک سفر میں کربلا سے گزرے تو فرمایا:

یہ عاشقانِ الٰہی شہدا کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے

اور ان شہداء کی مقتل گاہ ہے

جن سے پہلے لوگوں کو ان پر سبقت حاصل ہے

نہ ہی بعد میں آنے والے لوگوں کو۔

س۷۹: امام حسین علیہ السلام نے خود اپنے اصحاب کی تعریف کرتے ہوئے
کیا ارشاد فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

میں نے اپنے اصحاب سے زیادہ باوفا اور بہتر کسی کے

اصحاب کو نہیں پایا،

اور نہ ہی اپنے اہل البیت سے بڑھ کر کوئی نیکو کار

اور صلہ رحمی کرنے والے کو جانتا ہوں۔

پس خداوند عالم آپ لوگوں کو میری طرف سے جزاء خیر

عطا فرمائے۔

س ۸۰: اصحاب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے لیے آمادگی کے متعلق

امام جعفر صادق علیہ السلام کا کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ج: امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

ان کے لیے سارے پردے ہٹائے گئے

اور انہوں نے بہشت میں اپنے محلات کو دیکھا

اور ان میں سے ہر ایک شہادت کے لیے بے تاب نظر آتا

تھا۔

تاکہ دوسروں سے پہلے جا کر حوروں سے معانقہ کرے۔

س ۸۱: امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف زیارت ناحیہ میں کن الفاظ سے امام حسین علیہ السلام کے اعوان وانصار کو یاد کرتے ہیں؟

ج: امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف زیارت ناحیہ میں فرماتے ہیں:

میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ نے تمہارے لیے تمام پردے ہٹادئے،

اور تمہارے لیے تمام راہیں ہموار فرمادئیں،

اور تمہارے لیے عطاو بخشش کو کئی گنا کر دیا تھا۔

س ۸۲: انس بن حارث کاہلی اسدی کون تھے؟

ج: آپؓ امام حسین علیہ السلام کے بزرگ اصحاب میں سے تھے جو معرکہ کربلا میں شہید ہوئے،

آپ تاریخ کو ایک برجستہ شخصیت ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔

س ۸۳: عبدالرحمٰن بن عبدالرب الانصاری خزرجی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: آپ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی تھے

بعد میں حضرت علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے اصحاب میں آپ کا شمار ہوتا ہے

آپ نے بھی کربلا میں جام شہادت نوش فرمایا۔

س۸۴: کنانہ بن عتیق تغلبی کی شخصیت کیسی تھی؟

ج: آپ اپنے والد عتیق کے ہمراہ جنگ احد میں شرکت کرنے والے صحابی رسول تھے

اور بعد ازاں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ میدان کربلا میں آئے اور رکابِ امام میں شہید کر دیئے گئے۔

س۸۵: حبیب بن مظاہر اسدی کے متعلق تاریخ کے تاثرات کیا تھے؟

ج: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کرنے والے یہ امام حسین علیہ السلام کے بچپن کے ساتھی تھے اور امام حسین سے خاص انس رکھتے تھے۔ جب امام حسین علیہ السلام کربلا میں آئے تو امام حسین علیہ السلام نے آپ کو خط لکھا جس میں آپ کو بھائی اور فقیہ کے القاب سے یاد فرمایا آپ بھی نصرت امام میں کربلا میں شہید ہوئے۔

س۸۶: مسلم ابن عوسجہؓ نے وقتِ شہادت کیا وصیت فرمائی تھی؟

ج: مسلم ابن عوسجہ نے امام کے اصحاب سے مخاطب کرتے ہوئے امام
حسین علیہ السلام کے ان کو کہا:

میں تم لوگوں کو وصیت کرتا ہوں کہ

ان (امام حسینؑ) کا خاص خیال رکھنا،

اور اپنی جان ان قربان کرنا۔اس کے بعد آپ نے جادے
دی۔

س۸۷: نافع بن ہلال کے بارے میں تاریخ کیا لکھتی ہے؟

ج: نافع بن ہلال، بہادر، قاری قرآن،اور کاتبِ حدیث تھے۔

جنگ جمل،نہروان اور صفین میں شرکت کرنے والے یہ
بزرگ صحابی اثنائے سفر میں آپ علیہ السلام سے ملے

اور کربلا میں زبردست جنگ کرنے کے بعد شہید ہوئے۔

س۸۸: عبداللہ بن عمیرؓ نے افواج اشقیاء کو امام کے خلاف نبرد آزما دیکھ کر کیا
کہا؟

ج: عبداللہ بن عمر نے لشکر کشی کے وقت کہا:

خدا کی قسم میں مشرکین کے ساتھ جہاد کرنے کی خواہش مند تھا، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں (فوج یزید) کے ساتھ جنگ کرنا بھی ثواب کے لحاظ سے مشرکین کے ساتھ جہاد سے کم نہیں جو نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے جا رہے ہیں۔ یہ عظیم القدر صحابی کربلا آئے اور شہادت کے عظیم درجہ پر فائز ہوئے۔

س۸۹: عبداللہ بن عمیر نے اپنا ارادہ اپنی زوجہ ام وہب کو بتایا تو اس نے کیا جواب دیا؟

ج: جناب ام وہب نے عرض کیا: آپ نے بالکل صحیح ارادہ کیا ہے۔ خدا آپ کو اس کے لیے بہترین رہنمائی فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس سفر میں مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔

س۹۰: حملہ اولی کسے کہتے ہیں اور اس میں امامؑ کے کتنے اصحاب شہید ہوئے؟

ج: عاشورہ کے دن طلوع کے وقت عمر بن سعد نے امام حسین علیہ السلام کے لشکر کی طرف تیر پھینک کر جنگ کی ابتداء کی اور پھر یک مشت لڑائی شروع ہو گئی جس کو حملہ اولی کہتے ہیں جس میں امام حسین علیہ السلام کے ۱۵۰ اصحاب داغ مفارقت دے گئے۔

س۹۱: عاشورہ کے روز امام حسین علیہ السلام نے ابو ثمامہ صائدی کو کیا دعا دی؟

ج: شیعیان علیؑ کے برجستہ شخصیت ابو ثمامہ صائدی نے جب امام علیہ السلام سے نماز ظہر کے با جماعت ادا کرانے کی درخواست کی تو امام علیہ السلام نے فرمایا: تم نے نماز کو یاد فرمایا، خداوند عالم تم کو نماز گزراوں میں قرار دے۔

س۹۲: زہیر بن قین بجلی نے دس محرم کو کونسا رجز پڑھا؟

ج: آپ نے امام حسین علیہ السلام کی شانہ اقدس پر ہاتھ رکھ کر کہا: اے میرے ہدایت یافتہ اور راہ حق کی طرف ہدایت کرنے والے پیشوا! قدم بڑھایئے کہ آج اپنے نانا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بابا علی علیہ السلام، بھائی حسن مجتبیٰ علیہ السلام، جعفر طیارؑ، اور حمزہ شہیدِ راہِ خدا سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

س۹۳: امام حسین علیہ السلام نے زہیر بن قین کے لاشہ پر پہنچ کر کیا ارشاد فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے زہیر بن قینؓ کے لاشہ پر فرمایا: زہیر! خداوند عالم تمہیں ہمیشہ اپنے لطف و کرم کے سائے میں رکھے اور

تمہارے قاتلوں کو مسخ شدہ ملعونوں کی مانند اپنی ابدی لعنت میں
گرفتار کرے۔

س۹۴: حر بن یزید ریاحی کون تھے؟ واقعہ کربلا میں ان کا کیسا کردار تھا؟

ج: حر بن یزید ریاحی پہلے ابن زیاد کی فوج کے کمانڈر تھے جنہوں نے امام
حسین علیہ السلام کو کربلا کے صحراء میں اترنے پر مجبور کر دیا اور بعد
میں جب عاشورہ کے دن آیا تو لشکر باطل کو چھوڑ کر نجات کی کشتی پر
گامزن ہوئے۔

س۹۵: حر بن یزید ریاحی کے سرانے پہنچ کر امام حسین علیہ السلام نے کیا
ارشاد فرمایا؟

ج: جناب حر جب امام حسین علیہ السلام کی رکاب میں لڑتے ہوئے
زینِ فرس سے گرے تو امام حسین علیہ السلام نے آپ کے چہرے
سے خون صاف کیا اور کہا: تو حر ہے اور آزاد انسان ہے جیسے تیری
ماں نے تمہارا نام حر رکھا ہے تو دنیا اور آخرت دونوں میں آزاد ہے۔

س۹۶: حجاج بن مسروق کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔

ج: حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے حجاج بن مسروق باوفا
صحابی تھے بعد از ان آپ کو قیامِ امام حسین علیہ السلام کی خبر ہوئی تو

امام حسین علیہ السلام کو مکہ معظمہ میں ملے پھر مکہ سے عاشورہ کی شب تک تمام اوقات نماز میں آپؒ امام حسین علیہ السلام کے موذن مقرر رہے۔

س۹۷: عابس بن شبیب شاکری کا مختصر تعارف پیش کریں۔

ج: سرزمین کوفہ کے یہ سپوت امام علی علیہ السلام کے صحابی تھے اور نہایت پارسا اور زاہد انسان تھے۔ جناب مسلم بن عقیل کی بھرپور اعانت فرمائی، اور بعد میں مکہ گئے اور امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے یہاں تک کہ رکابِ امام حسین علیہ السلام میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

س۹۸: جون بن ابی مالک نے کربلا میں کیسا کردار ادا کیا؟

ج: اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زندگی گزارنے والے یہ حبشی غلام بھی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عازم کربلا ہوئے اور امام سے اجازت طلبی کے بعد لشکر ناحق پر ٹوٹ پڑے، جنگ کے دوران ایک کاری ضرب سے بہشت برین کے راہی بن گئے۔

س۹۹: امام حسین علیہ السلام نے جون ابن ابی مالک کی لاش پر کیا فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے جون کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: خداوند! اس کے چہرے کو سفید کر دے اور اس کی بو کو خوشبو میں تبدیل کر دے اس کو نیک لوگوں میں محشور فرما اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہ السلام کا ہم نشین قرار دے۔

س ۱۰۰: بریر بن خضیر ہمدانی کا مختصر تعارف پیش کریں۔

ج: بریر بن خضیر ہمدانی کوفہ کے رہنے والے تھے اور شیعیان علی علیہ السلام کی برجستہ ترین شخصیات میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور امام حسین علیہ السلام کے ورودِ کربلا کی خبر سن کر نصرتِ امامؑ کے لیے حاضر ہوئے اور کربلا میں شہید ہوئے۔

س ۱۰۱: بریر بن خضیر ہمدانی کی جنگی کیفیت اور آپ کی پارسائی کیسی تھی؟

ج: آپ انتہائی بہادر، اور جنگجو انسان تھے۔ دشمن پر آپ نے زخمی شیر کی طرح حملے کیے۔ جبکہ کربلاء میں آپ کے مقابل میں لوگ آنے سے گھبراتے تھے۔ مسجد کوفہ آپ لوگوں کو قرائت قرآن کا درس دیتے تھے۔

س ۱۰۲: سعید بن عبداللہ کی شہادت کیسے ہوئی؟

ج: روزِ عاشور جب امام علیہ السلام نے نمازِ ظہر ادا کرنا چاہی تو دشمنوں نے
تیروں سے حملہ کر دیا آپ نمازیوں کی طرف آنے والے تیروں کے
آگے سپر بن گئے اختتام نماز پر تلواروں، نیزوں کے علاوہ تیرہ تیروں
نے آپ کے بدن کو چھلنی کر دیا، جن کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ
نذرانہ زندگی پیش کر دیا۔

س۱۰۳: شوذب بن عبداللہ کے بارے میں تاریخ کے تاثرات قلمبند کریں۔

ج: آپ مشہور شیعہ علی علیہ السلام، اور حافظ قرآن تھے۔ آپ احادیث کا
درس دیا کرتے تھے مکہ سے امام علیہ السلام کے ساتھ چلے اور کربلاء
میں نصرتِ امام علیہ السلام کا پرچم بلند کیا اور میدان جنگ میں شرف
شہادت سے سرفراز ہوئے۔

س۱۰۴: مسلم بن کثیر کون تھے؟

ج: آپ کوفہ کے رہنے والے اور تابعی تھے۔ آپ نے حضرت علی علیہ
السلام کے ساتھ مختلف جنگوں میں شرکت کی۔ قیامِ امام حسین علیہ
السلام کی خبر سن کر کربلا تشریف لائے اور حملہ اولیٰ میں امام علیہ
السلام کی خدمت میں شہید ہوئے۔

س۱۰۵: مسعود بن حجاج کربلاء کس وقت پہنچے؟

ج:آپ معروف شیعہ اور جنگجو تھے عاشورہ کے دن جنگ شروع ہونے
سے پہلے کربلا پہنچے اور اپنے فرزند کے ساتھ حملہ اولیٰ میں جامِ شہادت
نوش فرمایا۔

س۱۰۶: نعیم بن عجلان کون ہیں ؟اور کب شہید ہوئے ؟

ج:آپ حضرت علی علیہ السلام کے صحابی تھے اور کوفہ میں زندگی بسر
کررہے تھے امام علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبر سن کر کربلاء پہنچے
اور شاندار جنگ لڑی اور شہید ہوگئے۔

س۱۰۷: سلمان بن مضارب کے مختصر حالات بیان کریں۔

ج:آپ زہیر بن قین کے چچازاد بھائی تھے آپ امام حسین علیہ السلام کی
خدمت میں دوران سفر ہمسفر ہوئے اور آپ کے ساتھ رہے یہاں
تک کہ روز عاشورہ شرف شہادت حاصل کیا۔

س۱۰۸: حنظلہ بن اسعد کو امام علیہ السلام نے اجازت دیتے ہوئے کیا فرمایا؟

ج:آپ کی اجازت طلب کرنے پر امام علیہ السلام نے فرمایا: جائیں اس
چیز کی طرف جو دنیا اور مافیھا سے بہتر ہے ایسے عالم کی طرف جس
کی کوئی حد نہیں اور ایسی سلطنت کی طرف جس کو کبھی زوال نہیں
ہے۔

س ۱۰۹: حنظلہ بن اسعد کن اخلاق حسنہ کے مالک تھے؟

ج: آپ محب اہل بیت، بہادر، بے نظیر فصیح و بلیغ شخص تھے، ساتھ ساتھ قاری قرآن بھی تھے۔

س ۱۱۰: عبداللہ بن عروہ اور عبدالرحمٰن بن عروہ کون تھے؟

ج: آپ دونوں امام علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔آپ دونوں نے جب قیامِ امامِ حسین علیہ السلام کی خبر سنی کربلا کی طرف رخ کیا اور امام علیہ السلام سے جا ملے، روز عاشور امام علیہ السلام سے جنگ کی اجازت طلب کر کے دشمنوں سے خوب مقابلہ کیا تو شہید ہو گئے۔ امام علیہ السلام نے آپ دونوں کے بارے میں فرمایا: مرحبا بکما! آفرین تم دونوں پر۔

س ۱۱۱: زیارت ناحیہ میں آپ دونوں کے بارے میں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کیا فرماتے تھے؟

ج: زیارت ناحیہ میں آپ دونوں کی جانثاری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے امام زمان علیہ السلام فرماتے ہیں: عروہ کے دونوں فرزندوں عبداللہ اور عبدالسلام پر میرا سلام ہو۔

خطبات اور فرامین امام حسین علیہ السلام

س ۱۱۲: مدینہ کے گورنر کے سامنے میں امام حسین علیہ السلام نے اپنا تعارف کیسے فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

ہم خاندان نبوت اور معدن رسالت ہیں،

ہماری دہلیز پر فرشتوں کی آمد ورفت رہتی ہے،

ہمارے خاندان پر اللہ کی رحمتین نازل ہوتی ہیں،

اسلام کو ہمارے گھرانے سے شروع کیا

اور ہمارے گھرانے سے ہی اس کا حسن اختتام ہو گا۔

س ۱۱۳: امام حسین علیہ السلام نے مدینہ کے گورنر کے سامنے یزید کی کن جرائم کو بیان کیا؟

ج: امام حسینؑ نے فرمایا:

یزید شراب خور،

نفس محترمہ کا قاتل،

اور سرعام فسق وفجور کا ارتکاب کرنے والا شخص ہے۔

س ۱۱۴: امام حسین علیہ السلام نے یزید کی بیعت طلب کرنے پر ولید کو اپنا نظریہ کا اظہار کس انداز میں فرمایا:

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: مجھ جیسا شخص اس (یزید) جیسے شخص کی کبھی بھی بیعت نہیں کر سکتا۔

س ۱۱۵: مروان بن حکم نے امام حسین علیہ السلام سے یزید کی بیعت کے متعلق کیا تجویز دی؟

ج: مروان نے کہا: آپ یزید کی بیعت کر لیں، اسی میں آپ کے دین اور دنیا کی بھلائی ہے۔

س ۱۱۶: امام حسین علیہ السلام نے مروان کی تجویز کو کیسے مسترد فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ**، اگر امت کی رہبری یزید جیسے شخص کے ہاتھوں میں ہو، پھر اسلام پر فاتحہ پڑھ لینا چاہیے۔

س ۱۱۷: امام حسین علیہ السلام نے مروان کو ابو سفیان کے خاندان کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کونسا فرمان نقل فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے اپنے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا: خلافت ابوسفیان کے خاندان پر حرام ہے۔

س۱۱۸: امام حسین علیہ السلام نے قبرِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امت مسلمہ کی شکایت کس انداز میں فرمائی؟

ج: آپ علیہ السلام نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ گواہ رہیے گا، کہ انہوں (امت) نے مجھے بے یار و مدد گار چھوڑ دیا ہے، اور میری حفاظت نہیں کی ہے،

یہ آپ کی بارگاہ میں میری شکایت ہے۔

س۱۱۹: قبرِ رسول اللہ ﷺ پر تشریف لے جا کر امام حسین علیہ السلام نے کس چیز سے محبت کا اظہار فرمایا؟

ج: جب آپ علیہ السلام قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آخری الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

بارِ الٰہا!

میں امر بالمعروف (بھلائی) سے محبت

اور نہی از منکر (برائی) سے نفرت کرتا ہوں۔

اے ذوالجلال والاکرام!

اس قبراور صاحبِ قبر کے واسطے سے تجھ سے درخواست کرتاہوں کہ

میرے لیے وہ راہ پسند فرما جس میں تیری

اور تیرے رسول کی رضااور خوشنودی ہو۔

س ۱۲۰: مدینہ کے سر کردہ افراد نے امام حسین علیہ السلام سے کس چیز کے متعلق سمجھوتہ کرنے کی تجویز پیش کی؟

ج: مدینہ کے سر کردہ افراد، خاص کر بنی ہاشم کے سر کردہ افراد نے یہ تجویز پیش کی، کہ آپ علیہ السلام یزید کی بیعت کریں تاکہ آپ علیہ السلام کی جان بچ سکے۔

س ۱۲۱: امام علیہ السلام نے ان کی تجویز کا کیا جواب دیا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

میرے بابا علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہوئے مجھے خبر دی ہے،

کہ میری شہادت یقینی ہے،اور میری قبر ان کی قبر کی
نزدیک ہوگی۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم میں کبھی ذلت اور پستی برداشت
نہیں کروں گا۔

س۱۲۲: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کو جب امام حسین علیہ السلام کے عراق کی طرف سفر کی اطلاع ملی، توآپؓ نے امامؑ کو کیا فرمایا؟

ج: جناب ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا: آپ عراق کی طرف سفر کر کے مجھے غمگیں نہ کیجئے، کیونکہ میں نے آپ علیہ السلام کے نانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا تھا کہ: میرے فرزند حسین علیہ السلام سرزمین عراق میں کربلا کے مقام پر مارا جائے گا۔

س۱۲۳: امام حسین علیہ السلام نے جناب ام سلمہؓ کو کو کیا جواب دیا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

اے اماں! میں زیادہ بہتر جانتا ہوں

کہ مجھے ظلم وستم اور دشمنی کے نتیجے میں قتل کر دیا جائے
گا،

میرے بچے یتیم، میرے اہل حرم اور عزیزوا قارب کو
قیدی بنائے جائیں گے،

انہیں زنجیروں میں جکڑے جائیں گے،

اوران کی نصرت کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

س۱۲۴: محمد بن حنفیہ نے امام حسین علیہ السلام کو کس شہر اور علاقے کی طرف سفر کرنے کا مشورہ دیا؟

ج: محمد بن حنفیہ نے امام حسین علیہ السلام سے عرض کیا:

اگر ممکن ہو تو کسی ایک شہر میں نہ ٹھہریں،

بلکہ کسی ایسی جگہ تشریف لے جائیں جو یزید کی دسترس
سے دور ہو۔

اگر یہ ممکن نہ ہو تو مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جائیں،

اگر وہاں بھی حالات سازگار نہ ہوں،

تو پھر صحرا اور بیابان کے راستے ایک شہر سے دوسرے شہر
منتقل ہوتے رہیں۔

س۱۲۵: امام حسین علیہ السلام اپنے بھائی محمد بن حنفیہ کو کیا جواب دیا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اس پُر خلوص نصیحت کا شکریہ ادا کیا، اور فرمایا میں مکہ کی طرف روانہ ہو رہا ہوں۔

س۱۲۶: محمد بن حنفیہ سے گفتگو کے بعد امام حسین علیہ السلام کہاں تشریف لے گئے؟

ج: محمد حنفیہ سے گفتگو کے بعد آپ علیہ السلام مسجد نبوی تشریف لے گئے۔

س۱۲۷: امام حسین علیہ السلام نے محمد حنفیہ کے لیے جو وصیت نامہ تحریر کیا اس کا ابتدائیہ کیا تھا؟

ج: وصیت نامہ کا ابتدائیہ یہ تھا: یہ حسین ابن علی کی طرف اپنے بھائی محمد بن حنفیہ کے نام ایک وصیت ہے۔ حسین گواہی دیتا ہے کہ:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،

اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں

جو حق کا پیغام لیکر ائے۔

حسین یہ بھی گواہی دیتا ہے:

جنت اور دوزخ حق ہے

روزِ جزاء کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے

اور اس روز (جزاء) یقیناً اللہ تمام اہلِ قبور کو زندہ کرے گا۔

س۱۲۸: امام حسین علیہ السلام نے محمد بن حنفیہ کو جو وصیت نامہ لکھا تھا، اس کے مندرجات کیا تھے؟

ج: امام حسین علیہ السلام کے وصیت نامہ کے مندرجات:

میرا مدینہ سے نکلنا نہ خود پسندی اور سیر و سیاحت کی غرض ہے اور نہ فساد اور ظلم و ستم میرا مقصد ہے۔

میں صرف اس لیے نکلا ہوں کہ اپنے نانا کی امت کی اصلاح کروں۔

میں چاہتا ہوں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انجام دوں،

اور میں اپنے نانا اور اپنے بابا علی ابن ابی طالب کی سیرت پر چلنا چاہتا ہوں۔

س۱۲۹: مدینہ سے روانگی کے وقت امام حسین علیہ السلام نے قرآن مجید کی کونسی آیت کی تلاوت کی؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے سورہ قصص آیت نمبر ۲۱: فَخَرَجَ مِنۡہَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ کی تلاوت فرمائی۔

س ۱۳۰: اس آیت کا ترجمہ کیا ہے؟

ج: آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے: چنانچہ موسیٰ ڈرتے ہوئے خطرہ بھانپتے ہوئے وہاں سے نکلے، کہنے لگے: اے میرے پروردگار! مجھے قوم ظالمین سے بچا۔

س ۱۳۱: یہ آیت کس نبیؑ کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟

ج: یہ آیت حضرت موسیٰ کی مصر روانگی اور فرعونیوں سے مقابلے کی تیاری کے بارے میں نازل ہوئی۔

س ۱۳۲: مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت امام حسین علیہ السلام نے کونسی آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے سورہ قصص آیت نمبر ۲۲ :وَ لَمَّا تَوَجَّہَ تِلۡقَآءَ مَدۡیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیۡۤ اَنۡ یَّہۡدِیَنِیۡ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ۔

اور جب موسیٰ نے مدین کا رخ کیا تو کہا: امید ہے میرا پروردگار مجھے سیدھے راستے کی ہدایت فرمائے گا۔

س ۱۳۳: عبداللہ ابن عمر نے امام حسین علیہ السلام سے کو کیا مشورہ دیا؟

ج: عبداللہ بن عمر نے کہا: اے اباعبداللہ! لوگوں نے یزید کی بیعت کی ہے، آپ بھی بیعت کریں، مجھے ڈر ہے کہ آپ اگر بیعت نہیں کریں گے تو مارے جائیں گے۔ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ حسین مارے جائیں گے اور اگر لوگوں نے ان کی حمایت و نصرت نہ کی تو ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔

س ۱۳۴: امام حسین علیہ السلام عبداللہ بن عمر کے جواب میں کیا فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے عبداللہ بن عمر کے جواب میں فرمایا:

اے عبدالرحمٰن!

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ دنیا اللہ کے نزدیک اتنی پست اور حقیر ہے

کہ یحییٰ بن زکریاؑ کا سر اقدس بنی اسرائیل کی ایک بدکردار عورت کو تحفے کے طور پر بھیجا گیا تھا۔

کیا تمہیں معلوم نہیں ہے؟

کہ بنی اسرائیل طلوع فجر سے طلوع شمس تک کے درمیانی عرصے میں ستر پیغمبروں کو قتل کرتے تھے،

پھر روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہوتے تھے۔۔۔

اے عبدالرحمٰن ! خدا سے ڈرو، اور ہماری مدد ترک نہ کرو۔

س۱۳۵: امام حسین علیہ السلام نے محمد بن علی (محمد حنفیہ) اور بنی ہاشم کے دوسرے افراد کے نام خط میں کیا پیغام دیا؟

ج: کوئی اس سفر میں میرے ساتھ شریک ہو گا وہ شہید ہو جائے گا، جو مجھ سے دوری (علیحدگی) اختیار کرے گا، وہ کبھی کامیابی حاصل نہ کر سکے گا۔

س۱۳۶: امام حسین علیہ السلام نے اہل بصرہ کو جو خط ارسال کیا اس کے آخر میں ان کو کس چیز کی دعوت دی، اور کس صورت حال سے لوگوں کو آگاہ کیا؟

ج: میں تمہاری طرف اپنا نمائندہ بھیج رہا ہوں، اور تمہیں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہوں، کیونکہ سنت پامال ہو چکی ہے، اور بدعت چھا چکی ہے۔ اگر تم میری دعوت پر لبیک کہو تو میں صراط مستقیم اور حق کے راستے کی طرف تمہاری ہدایت کروں گا۔

س۱۳۷:	کوفہ والوں کی طرف لکھے گئے اکثر خطوط میں امام حسین علیہ السلام سے کس چیز کا تقاضا کیا گیا تھا؟

ج:	امام حسین علیہ السلام کے کوفہ والوں کے نام لکھے گئے جوابی خط کے مطابق ان کی درخواست یہ تھی: ہمارا کوئی رہبر اور رہنما نہیں ہے، آپ جلدی ہماری طرف آئیں تاکہ خداوند متعال آپ کے ذریعے ہمیں حق اور حقیقت پر جمع کرے۔

س۱۳۸:	امام حسین علیہ السلام کی طرف سے کوفہ والوں کے نام لکھے خط کے مطابق امام اور رہبر کی کیا خصوصیات ہونی چاہیے؟

ج:	امام حسین علیہ السلام کے مطابق رہبر اور رہنما کی خصوصیات یہ ہیں:

کہ وہ کتاب خدا (قرآن) پر عمل کرے،

عدل وانصاف کا راستہ اختیار کرے،

حق کی پیروی کرے،

اور اپنے وجود کو اللہ کے لیے وقف کردے۔

س۱۳۹:	کوفہ والوں کو لکھے گئے خط میں امام حسین علیہ السلام نے موت کو کس انداز میں بیان فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام کے مطابق موت بنی آدم کے لیے اتنی باعث زینت ہے جتنی دوشیزہ کی گردن میں ہار اور گلوبند۔

س ۱۴۰: اس خط میں امام حسین علیہ السلام نے اپنی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: میری قتل گاہ معین ہو چکی ہے، جہاں میں پہنچ کر رہوں گا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ صحرا اور بیابان کے بھیڑیئے (یعنی یزیدی لشکر) سرزمین کربلا اور نواویس کے درمیان میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنے بھوکے پیٹ اور خالی تھیلے بھر رہے ہیں۔

س ۱۴۱: عبداللہ بن عباس نے امام حسین علیہ السلام کو عراق کی طرف سفر نہ کرنے کے متعلق کیا مشورہ دیا؟

ج: عبداللہ بن عباسؓ نے کہا: کہ آپ مکہ میں تشریف فرمائیں، اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر یمن کی طرف تشریف لے جائیں، کیونکہ وہاں آپ علیہ السلام کے بابا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے چاہنے والے بہت ہیں۔ عراق تشریف نہ لے جائیں، کیونکہ عراقی وعدہ خلاف ہیں۔

س ۱۴۲: امام حسین علیہ السلام نے ابن عباس کو کیا جواب دیا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے چچازاد ! آپ مجھ پر مہربان ہیں، خدا کی قسم یہ لوگ مجھے نہیں چھوڑیں گے، اور جب یہ لوگ ظلم کر گزریں گے تو خداوند تعالیٰ ان پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرے گا، جو انہیں ذلیل وخوار کردے گا کہ یہ عورتوں کے کئے ہوئے کپڑے سے زیادہ پست ہو جائیں گے۔

س۱۴۳: امام حسین علیہ السلام کیوں مکہ میں رہنا نہیں چاہتے تھے؟

ج: امام حسین علیہ السلام مکہ میں اس لیے رہنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ امام علی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مکہ میں ایک مینڈھے کی موجودگی کی وجہ سے اس شہر کا احترام پامال ہوگا، (آپ نہیں چاہتے تھے کہ آپ علیہ السلام کو قتل کیا جائے اور مکہ کی حرمت پامال ہو جائے)۔

س۱۴۴: امام حسین علیہ السلام کے فرمان کی روشنی میں یہ بتائیں کہ یہودیوں نے کس دن کے احترام پامال کیا تھا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: یزیدی آپ علیہ السلام کے اسی طرح پامال کریں گے، جس طرح یہودیوں نے ہفتے کے دن کا احترام پامال کیا تھا۔

س۱۴۵: بہترین امان کونسی امان ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین آمان اللہ کی امان ہے، اور جو شخص دنیا میں اللہ کا خوف نہ رکھتا ہو، وہ آخرت میں ہر گز اللہ کی آمان حاصل نہیں کر سکے گا۔

س ۱۴۶: خزیمیہ کے مقام پر حضرت زینب علیہا السلام نے کونسی غیبی آواز سنی تھی؟

ج: جب قافلہ حسینی خزیمیہ کے مقام پر پہنچا تو سیدہ زینب علیہا السلام بارگاہ امامت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: بھیا! کسی غیبی آواز سے مجھے یہ دو شعر سنائی دیئے ہیں، جو میری تشویش میں اضافے کا سبب ہیں:

اے میری آنکھوں اب کوشش کرو اور رونے کے لیے تیار ہو جاو
کیونکہ میرے علاوہ کون ہے جو شہیدوں پر گریہ کرے گا

ان لوگوں پر رونے کے لیے جنہیں تقدیر میں لکھے خطرات اور
مشکلات وعدے کی وفا کی طرف لے جا رہے ہیں۔

س ۱۴۷: امام حسین علیہ السلام نے اپنی بہن حضرت زینب علیہا السلام کے جواب میں کیا فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: اے بہن! جو خدا نے مقدر میں لکھا ہے وہ واقع ہو کر رہے گا۔

س۱۴۸: کن شخصیات کی شہادت کے بعد امام علیہ السلام نے لا خیر فی العیش کا جملہ بیان فرمایا؟

ج: جب حضرت مسلم ابن عقیلؑ، ہانی بن عروہ اور دیگر حامی افراد کی شہادت کی خبر سنی تو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: لا خير فی العيش بعد هٰولاء- ان کے بعد (ان کی شہادت) زندگی میں کوئی لطف (خیر) نہیں ہے۔

س۱۴۹: يوم ندعوا كل اناس بامامهم کی تفسیر میں امام حسین علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک امام و پیشوا وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو راہِ راست، کامیابی اور سعادت کی طرف دعوت دیتا ہے، کچھ لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہتے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ ایک امام اور پیشوا وہ ہے جو لوگوں کو گمراہی اور بدبختی کی طرف بلاتا ہے، اور لوگوں کا ایک گروہ اس کی دعوت قبول کرتا ہے۔ پہلا گروہ جنت میں اور دوسرا گروہ جہنم میں جائے گا۔

س۱۵۰: مال و دولت کے بارے میں امام حسین علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

ج: جب کربلا جاتے ہوئے مقام شقوق پر پہنچے اور کسی کوفی سے ملاقات ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر جمع کردہ دولت کو چھوڑ کر ہی

جاناہے تو پھر بخل کرنا صحیح نہیں ہے۔اور اگر رزق اور روزی مقدر ہے تو اس کے حصول کے لیے جتنی کم طمع اور لالچ کرے اتنا ہی بہتر ہے۔

س ۱۵۱: کس مقام پر امام حسین علیہ السلام کا لشکر اور لشکرِ حر ابن یزید ریاحی سے ملا؟

ج: جب حسینی لشکر بطن عقبہ سے گزرنے کے بعد شراف کے مقام پر پہنچا، تو یزیدی لشکر وہاں پر پہنچا۔

س ۱۵۲: ملاقات کے وقت حر کے لشکر کی کیا حالت تھی؟

ج: ملاقات کے وقت حر کا لشکر پیاس اور بھوک سے نڈھال تھا۔

س ۱۵۳: امام حسین علیہ السلام نے حر کے لشکر کی کیسی پذیرائی اور مہمانوازی کی؟

ج: جب امام علیہ السلام نے دیکھا پیاس، بھوک اور گرمی کی شدت کی وجہ سے حر اور ان کا لشکر نڈھال ہو چکا ہے تو آپ علیہ السلام نے اپنے اصحاب اور انصار کو حکم دیا کہ وہ ان سپاہیوں اور ان کے گھوڑں کو سیر اب کریں اور چل کر آئی ہوئی سواریوں پر حسب دستور پانی چھڑکیں۔

س ۱۵۴: حر کے لشکر نے کس کی اقتداء میں نماز جماعت پڑھی؟

ج: جب دونوں لشکروں مقام شراف میں ملے، توامام علیہ السلام کے
موذن حجاج بن مسروق نے اذان اور اقامت کہی، اور دونوں لشکروں
نے امام حسین علیہ السلام کی اقتداء میں نماز جماعت پڑھی۔

س١٥٥: بطن عقبہ کے مقام پر امام حسین علیہ السلام نے کیا خواب دیکھا؟

ج: مجھے اپنے قتل کے آثار کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ میں نے خواب
میں دیکھا ہے کہ کئی کتے مجھے کاٹ رہے ہیں۔ ان میں سے سب سے
زیادہ شدید ایک سیاہ اور سفید رنگت والا کتا ہے۔

س١٥٦: بیضہ کے مقام پر امام حسین علیہ السلام نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا کونسا قول نقل کیا؟

ج: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اگر کوئی شخص کسی ظالم حاکم کو دیکھے جو اللہ کے حرام کئے
ہوئے حلال بنا رہا ہو،

خدا سے کئے وعدوں کو توڑ رہا ہو،

رسول کی سنت کی مخالفت کرتا ہو،

اللہ کے بندوں کے ساتھ ظلم و ستم سے پیش آتا ہو،

اور ایسے حاکم کے دیکھنے کے باوجود اپنے عمل یا اپنے قول سے اس کی مخالفت نہ کرے

تو اللہ کو حق ہے کہ اس شخص کو اسی ظالم کے ہمراہ عذاب میں مبتلا کرے۔

س ۱۵۷: امام حسین علیہ السلام نے بنی امیہ کے جرائم بارے میں کیا فرمایا؟

ج: امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! جان لو کہ ان لوگوں (بنی امیہ) نے شیطان کی اطاعت کرلی ہے

رحمٰن کی اطاعت کو ترک کر دیا ہے،

فتنہ وفساد کو رواج دیا ہے

اور اللہ کی حدود کو معطل کر دیا ہے،

خاندان نبوت سے مختص مال کو اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے۔

اللہ کی طرف سے کئے گئے حلال کو حرام میں

اور اللہ کی طرف سے قرار دیئے حلال کو حرام میں تبدیل
کر دیا ہے۔

س ۱۵۸: امام حسین علیہ السلام کو قتل کئے جانے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بنی امیہ کو کن رسوائیوں میں مبتلا کر دیا؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: بنی امیہ کو ذلت و خواری، قتل و غارت گری میں مبتلا کرے گا، ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا، جو انہیں پستی اور ذلت سے دوچار کر دے گا۔ یہ لوگ قوم سبا سے زیادہ ذلت و خواری کا شکار ہو جائیں گے، جن کے جان و مال پر ایک عورت حکومت کیا کرتی تھی۔

س ۱۵۹: وہ کونسی چیزیں ہیں جن کے بجالانے کے بعد انسان جو کچھ کرنا چاہے وہ انجام دیدے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں:

پانچ امور انجام دو اور جو چاہے گناہ کرو:

۱۔ رزق الہیٰ نہ کھاو اور جو جیسے چاہو گناہ کرو۔

۲۔ اللہ تعالی کی حاکمیت سے نکل جاو اور جیسے چاہو گناہ کرو۔

۳۔ایسی جگہ تلاش کرو جہاں خدا تجھے نہ دیکھے پھر جو چاہے گناہ کرو۔

۴۔جب ملک الموت تمہاری روح قبض کرنے آئے تو اسے دھتکار دو اور جیسے چاہو گناہ کرو۔

۵۔جب مالک تجھے جہنم میں داخل کرے تو وہاں داخل مت ہو جاؤ اور جو چاہے گناہ کرو"(بحارالانوار ج ۷۵)

س ۱۶۰: انسان کو کسی بھی عمل کے انجام دینے سے پہلے کس چیز کی طرف متوجہ رہنا چاہیے ؟

ج:انسان کو متوجہ رہنا چاہیے کہ اس کے ہر عمل کا محاسبہ ہو گا جیسا کہ امام حسینؑ فرماتے ہیں: اس شخص کی طرح عمل کرو جو جانتا ہے کہ جرائم کا مواخذہ ہو گا اور احسان کی جزا ملے گی" (بحارالانوار: ج ۲)

س ۱۶۱: کیاانسان کو کوئی ایسا کام انجام دینا چاہیے کہ جس کے اسے معذرت خواہی کرنا پڑے ؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: "جس فعل پر معذرت کرنا پڑے وہ کام ہی نہ کرو،بے شک مومن نہ برا کام کرتا نہ اسکو معذرت کرنی پڑتی ہے اور منافق روز برائی کرتا ہے اور روز عذر خواہی کرتا ہے۔"(بحارالانوار ج ۷۵)

س ۱۶۲: لوگوں کی حاجت روائی کے بارے میں امام حسین علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

ج: لوگوں کی حاجتوں کا تم سے متعلق ہونا تمہارے اوپر خدا کی بڑی نعمت ہے لہذا نعمتوں کو (یعنی صاحبان حاجت کو) رنج نہ پہنچاو کہیں وہ نعمت عذاب میں بدل نہ جائے۔ (بحار الانوار: ۷۵)

س ۱۶۳: امام حسین علیہ السلام کے اس فرمان کے کیا معنٰی ہیں : الموت فی عز خیر من حیات فی ذل؟

ج: اس کے معنی ہیں: ذلت کی زندگی سے عزت کی موت کہیں بہتر ہے۔

س ۱۶۴: ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنے کرنے کے بارے میں امام حسین علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

ج: میں موت کو سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی کو ننگ و عار سمجھتا ہوں۔

س ۱۶۵: دنیا کے بارے میں امام حسین علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟

ج: بے شک اللہ تعالی نے دنیا کو آزمائش کے لئے اور دنیا والوں کو فنا ہونے کے لئے خلق کیا ہے۔

س ۱۶۶: کونسی چیز دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: خوف خدا میں گریہ وزاری کرنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔

س۱۶۷: لوگ کس چیز کے غلام ہیں؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگ دنیا کے غلام ہیں، اور دین ان کی زبانوں کا کھیل ہے، جب تک (دین کے نام پر) معاش کا دارو مدار ہے دین کا نام لیتے ہیں لیکن جب مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو دینداروں کی تعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔

س۱۶۸: دنیا اور آخرت کے غم واندہ سے کیسے نجات پا سکتا ہے؟

ج: امام حسین فرماتے ہیں: جو کسی مومن کے کرب و غم کو دور کرے، خدا اسکے دنیا و آخرت کے غم واندوہ کو دور کرے گا۔

س۱۶۹: فضیلت کیا ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: زبان پر کنڑول اور احسان کا بدلہ دینا۔

س۱۷۰: وہ کونسی چیزیں ہیں جو انسان کو ہلاک کرتی ہیں؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: دو چیزیں انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں: فقر و فاقہ کا خوف اور فخر و مباہات کی طلب۔

س ۱۷۱: دشمن اور دوست کی پہچان کا معیار کیا ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: دوست وہ ہے جو تمہیں برائی سے بچائے دشمن وہ ہے جو تمہیں برائیوں کی ترغیب دلائے۔

س ۱۷۲: وہ کونسی صفات ہیں جن سے عاری شخص سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: جس شخص میں یہ پانچ چیزیں نہ ہوں تو اس سے خاص فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا: عقل، دین، ادب، حیا اور اچھا اخلاق

س ۱۷۳: سخاوت کا فائدہ اور کنجوسی کا نقصان بیان کریں۔

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگو! جود و سخاوت کرنے والا سردار قرار پاتا ہے، اور بخل کرنے والا ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔

س ۱۷۴: سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا کون ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والا انسان وہ ہے جو قطع رحم کرنے والوں سے تعلقات قائم کرے۔

س ۱۷۵: سب سے زیادہ سخی شخص کون ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: سب سے بڑا سخی وہ انسان ہے جو کسی ایسے کو عطا کرے جس سے کسی قسم کی توقع نہ ہو۔

س۱۷۶: جہنم کے کتوں کی غذا کیا ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: غیبت سے اجتناب کرو کیونکہ یہ جہنم کے کتوں کی غذا ہے۔

س۱۷۷: صلہ رحمی کے فائدہ کیا ہیں؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اپنے موت میں تاخیر چاہتا ہو، اور چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

س۱۷۸: امام حسین علیہ السلام کے نزدیک شیعہ کون لوگ ہیں؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک وہ لوگ ہمارے شیعہ ہیں جن کے دل خیانت، دھوکہ اور مکر و فریب سے پاک ہو۔

س۱۷۹: امام حسینؑ سے پوچھا گیا: فرزند رسول! آپ نے کن حالات میں صبح کی؟ تو آپؑ نے جواب میں کیا فرمایا؟

ج: امام حسینؑ فرمایا:

میں نے اس حال میں صبح کی کہ میری نگہداری کرنے کے

لئے ایک رب ہے،

میرے سامنے جہنم کی آگ ہے، موت مجھے طلب کر رہی

ہے،

میرا حساب لکھا جا رہا ہے،

میں اپنے عمل کا گروی ہوں،

میں اپنی پسند کو حاصل کر نہیں سکتا

اور ناپسندیدہ شیء کو خود سے دور نہیں کر سکتا،

میرے امور کسی اور کے اختیار میں ہے

اگر وہ چاہے تو مجھے عذاب دے

اور اگر وہ چاہے تو میری در گزر کرے، پس (ایسے میں)
مجھ سے بڑھ کر کون فقیر ہو گا؟

س۱۸۰: اللہ کی خوشنودی کو ترجیح دینے کا کیا فائدہ ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالی کی خوشنودی کی خاطر لوگوں کی ناراضگی مول لیتا ہے تو لوگوں کے ساتھ معاملات میں اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

س ۱۸۱: عبادت کے حق ادا کرنے والوں کو اللہ کن نعمتوں سے نوازتا ہے؟

ج: امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالی کی عبادت کا حق ادا کرے اللہ تعالی اسے اسکی خواہش اور ضرورت سے بڑھ کر عطا کرتا ہے۔

فہرست مطالب

پیش لفظ ....3....................................

حضرت امام حسین علیہ السلام ....7...............

فضائل و مناقب ....19...........................

امام حسین علیہ السلام غیر مسلم شخصیات کی نگاہ میں 31

اصحاب حسین ابن علی علیہ السلام ....35..........

خطبات اور فرامین امام حسین علیہ السلام ....49...